ھذا انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے۔

ایل نمبر ۲۲۹۶

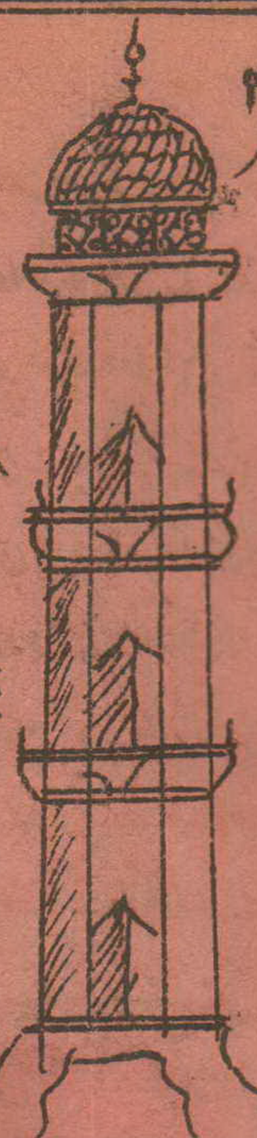

(بجواز کرایہ وقت فوت ڈاک بک پوسٹ کی رعایت کے ماتحت اخبار ہذا رجسٹرڈ بحکم افسر متعلقہ موجود ہے)

فاروق

قادیان

ارشاد ہی باہر پانچ روپے ۱۰ھ

قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر قاسم علی احمدی،

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۹ر صفر ۱۳۴۷ھ ہجری | نمبر (۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے ڈلہوزی میں بخیریت ہیں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے احباب دردِ دل سے سیدۃ النساء کی صحت کامل اور درازئ عمر کیلئے بہت دعائیں کریں۔ نمازوں میں اور الگ الگ بھی التزام کے ساتھ دعا کریں۔

(۳) بارش کے نہ ہونے سے فصل کے آثار اچھے نہیں ہیں۔ اور غلہ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین۔ (۴) فاروق خدا کے فضل سے ٹھیک وقت پر شائع ہو کر ڈاکخانہ میں بھیجا جاتا ہے۔ اگر کسی خریدار کو ہر ہفتہ کا پرچہ نہ ملے۔ تو وہ فوراً دفتر فاروق میں اطلاع دیں۔ اور اپنے ڈاکخانہ سے بھی دریافت کریں۔ ڈاکخانہ قادیان کا جدید عملہ احمدیوں سے ناراض ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی ڈاک کے متعلق خطرہ ہی رہتا ہے۔ (۵) خریداران فاروق کی چٹھیں تیار ہو رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کا پتہ غلط ہو تو واپسی دفتر فاروق میں اطلاع دیں۔ تاکہ انکا صحیح اور پورا پتہ لکھکر چھپوایا جائے۔

(۶) فاروق کے خریدار بڑھانے کی کوشش کرنا ہر احمدی دوست کا فرض ہے۔ کیونکہ اب قادیان سے مخالف پارٹی نے پیغام باطل اخبار نکالنا چاہا ہے۔ اس کا مقابلہ انشاء اللہ فاروق سے ہوگا۔ اور خدا کے فضل سے صداقت کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہو جائیگا۔

فضلوں سے اپنے ہر دم رکھ ہم کو خرمی میں

(از خان کابلی (سرائے لونگ (بنوں))

بلبل ترانہ سنجی کرتے ہیں اس خوشی میں — اب گل کھلے ہیں ہر سو گلزار احمدی میں

اللہ کی عنایت جبتک ہے ان کے شامل — ہوگی ترقی انکی دشمن کی دشمنی میں،

شانِ محمدی نے پردہ اٹھا کے رخ سے — احمد کی شکل پائی اس چودھویں صدی میں

بگڑیگا انکا تجھ سے کیا؟ اے حریص دہقان[1] — کیوں خاک اڑا رہا ہے ناداں کھیج روی میں

سارے جہاں میں یارب پھیلا دے احمدیت — اپنے کرم سے کر دے الہام رب کے جی میں

اے خان یہ دعا کر رو رو کے حق سے یارب — فضلوں سے اپنے ہر دم رکھ ہم کو خرمی میں

[1] "ایڈیٹر اخبار زمیندار مراد ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی خبریں

ہندوستان کی تعلیمی حالت روزانہ آمدنی پیدائش اور اموات کا مقابلہ انگلستان۔ امریکہ اور جاپان سے کیا جاوے۔ تو مندرجہ ذیل فی صدی کا پتہ چلتا ہے۔

انگلستان میں ۹۴ فیصدی آدمی تعلیم یافتہ ہیں

امریکہ میں ۹۵ " " "

جاپان میں ۹۸ " " "

مگر ہندوستان میں صرف ۵ فیصدی آدمی تعلیم یافتہ ہیں۔

انگلستان میں ہر آدمی کی روزانہ آمدنی کا اوسط چھ روپے بارہ آنے ہیں۔

امریکہ میں ہر آدمی کی روزانہ اوسط آمدنی مبلغ ۱۴ روپیہ (ایک سو چالیس) ہے۔

جاپان میں ہر آدمی کی روزانہ آمدنی کا اوسط چار روپے گیارہ آنہ ہے۔

ہندوستان میں ہر آدمی کی روزانہ آمدنی کا اوسط ڈیڑھ آنہ ہے۔ اس میں تمام دیسی والیان ریاست بھی شامل ہیں۔

امریکہ میں فی دس ہزار آدمیوں میں ۲۲ آدمی روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔

انگلینڈ فی دس ہزار آدمیوں میں ۲۶ پیدا ہوتے ہیں۔

جاپان میں فی دس ہزار آدمیوں میں ۳۴ آدمی پیدا ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں فی دس ہزار آدمیوں میں ۳۱ آدمی روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔

انگلستان میں فی ہزار ۱۲ آدمی سال بھر میں فوت ہوتے ہیں۔

امریکہ میں فی ہزار ۱۴ آدمی سال بھر میں فوت ہوتے ہیں۔

جاپان میں فی ہزار ۱۰۵ آدمی سال بھر میں فوت ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں فی ہزار ۲۴۶ آدمی سال بھر میں فوت ہوتے ہیں۔ (پلیگیمہ)

پنجاب میں بیکاری کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ ۱۲ر جولائی کو اسکی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیٹی نے تسلیم کر لیا ہے کہ تعلیم یافتہ جماعت میں انتہا درجہ کی بیکاری ہے۔ خصوصاً جن لوگوں نے ادنیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ اون لوگوں کو تو روٹی تک میسر نہیں آتی۔ انٹرنس پاس سینکڑوں جگہ پر چپڑاسیوں کا کام انجام دے رہے ہیں۔

وکالت کے پیشہ میں بھی لوگوں کی بڑی کثرت ہے۔ ملک میں میڈیکل گریجوایٹ بہت بیکار ہیں۔ ان حالات کی موجودگی میں کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم صرف ان ہی لوگوں کو دی جائے جو خاص قابلیت کے آدمی ہوں۔

مسلمانوں کیلئے ایک عظیم خطرہ

ہندوستان کے مشہور وطن پرست لیڈر مسٹر تلک نے بستر مرگ سے ایک پیغام ہندو قوم کے ذریعہ مسٹر گاندھی کو دیا تھا۔ کہ مسٹر گاندھی سے یہ کہدیا جاوے۔ کہ وہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ہندوستان کی سب جائدادیں ہندو لوگوں کے قبضہ میں آجائیں۔ پھر حکومت کا مسئلہ رہ جائیگا۔ جبکہ ہندوستان میں جائدادیں کل ان کے قبضہ میں آجائیں گی۔ تو پھر کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

مسٹر تلک کی یہ وصیت مسٹر گاندھی تک پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو۔ اور مہاتما گاندھی نے اپنی قوم کو اس پر کاربند ہونے کی تلقین کی ہو یا نہ کی ہو لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ہندو قوم نہایت سرگرمی اور استقلال سے مسٹر تلک کی اس وصیت پر عمل کر رہی ہے۔ انہوں نے ملک کے ہر حصہ میں تجارت قرض اور سود کا وہ جال بچھا رکھا ہے۔ کہ جس سے کوئی مسلمان کسی صورت میں بھی بچا ہوا نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کی کل جائدادیں نہایت سرعت سے ہندو مہاجنوں کے ہاں منتقل ہو رہی ہیں۔ اور اگر یہی چال رہی تو کچھ عرصہ تک اس ہندو وطن پرست کی خواب بالکل درست ہو جائے گی۔ اعداد شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صرف پنجاب میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو نوّے کروڑ روپیہ سود پر قرضہ دے رکھا ہے۔ جس پر وہ ہر سال ۱۲ کروڑ روپے سود لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو کھلے قرضے ہیں جن کا تمسکات کی صورت میں کبھی ذکر نہیں آیا۔ اس کا کوئی حساب ہی نہیں ہے۔ ملک کا اس وقت سب سے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس قرضہ کے بارے میں کیونکر آزاد کرایا جائے۔ مسلمانوں کے سامنے یہ ایک سب سے بڑا قومی خطرہ ہے۔ جس سے بچنے کے لئے انہیں اجتماعی کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیئے۔

بھنگیوں کا بائیکاٹ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے موضع لوذری میں ایک ماہ سے لوگوں نے بھنگیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ وہ بیچارے سخت مصیبت میں ہیں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو نار دیا ہے۔ مگر وہاں بھی داد رسی نہ ہوئی۔ اب انہیں زیادہ تنگ کیا جا رہا ہے حتےٰ کہ انہیں گوردوارے اور کنوئیں تک سے پانی لینے کی اجازت نہیں ہے۔

پشاور میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر شنکر لال نے کہا۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا۔ کہ بعض ہندو اور سکھ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے مخالف ہیں۔ جواب میں پنڈت امیر چند بمبوال نے کہا۔ کہ سوائے چند اشخاص کے سب اصلاحات کے بارے میں متفق الرائے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء

احمدی مشن

اے عباد اللہ میری طرف آؤ

(از جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

برادران! آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے دشمنوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات کے متعلق جو جلسے کئے گئے تھے۔ وہ تمام ہندوستان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ہر غیر متعصب انسان نے ان کے فوائد کو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا ہے۔ کہ غیر مبائعین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستگی ظاہر کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے (باستثناء بعض صاحبان کے) کس جدوجہد سے ہماری نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں جلسوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے آپ کو ایک طرف تو یہ معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے ہماری مدد کرتا ہے اور دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ غیر مبائعین ہماری مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے یہ خدا اور رسولؐ کی مخالفت سے بھی نہیں رکیں گے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اے برادران! ان حالات میں آپ لوگوں پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ نیکی کے کام میں بھی آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جائیں گے۔ اور بد سے بدتر سلوک روا رکھا جائیگا۔ اور آپ کا یہ امید کرنا کہ جس مقصد کے لئے آپ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کی ذاتی خوبصورتی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے گی۔ درست نہیں۔ بے شک شریف الطبع لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ مگر بہت سے ہیں جو بجائے آپ کا ہاتھ بٹانے کے آپ کی پیٹھ میں خنجر مارنے کے لئے تیار ہونگے پس آپ اگر کسی چیز پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ ہی کی مدد ہے۔ اور اس کے فعل نے بار بار آپ پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی مدد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہے۔ پچھلے سال آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ کس طرح مالی تنگی تھی۔ لیکن بغیر اس کے کہ بیرونی مدد ہمیں ملتی۔ آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ایسی توفیق دی۔ کہ نہ صرف پچھلا قرضہ ہی بہت سا اتر گیا بلکہ اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے بھی کافی رقم جمع ہو گئی۔ وذالک فضل اللہ۔

دشمن اعتراض کرتا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں سے اس لئے روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری مالی حالت خراب ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمنے اپنے کاموں کے لئے نہ پہلے چندہ لیا ہے۔ نہ آئندہ چندہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں جو خود دے دے۔ اسے ہم رد نہیں کرتے۔ پس دوسروں کے چندہ کے ہم اپنی جماعت کے کاموں کے لئے محتاج نہیں۔ وہ تحریک تو ایسے کاموں کے ہے۔ جو تمام مسلمان فرقوں میں مشترک ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے وہ اخلاص دیا ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں کے لئے کسی سے چندہ نہیں مانگتی۔ اس کا دل نور ایمان سے پُر ہے۔ اور اس کا سینہ محبت الٰہی سے بھرپور۔ ہماری جماعت میں داخل ہونا کوئی معمولی کام نہیں وہ ایک موت ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر اس زمانہ میں کوئی اور موت نہیں۔ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں سچے دل سے داخل ہوتا ہے۔ وہ یہی سمجھ کر داخل ہوتا ہے۔ کہ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کے لئے ہر ایک موت اور ہر ایک قربانی اور ہر ایک ذلت کو قبول کرونگا۔ اور اس ارادہ اور اس نیت سے داخل ہونے والے انسان مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتے۔ ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے پر اعتماد کرنے والوں کو اور اپنی محبت میں گداز لوگوں کو مصیبت کے وقت میں چھوڑا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اور ان کی پشت پناہ بن جاتا ہے۔ اور جب دنیا اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو وہ اپنی محبت کا ہاتھ ان پر بڑھاتا ہے۔ اور ان کے آنسوؤں کو اپنے شفقت بھرے ہاتھوں سے پونچھتا ہے۔ وہ قدوس ہے۔ اور کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔ وہ قادر ہے۔ اور کبھی وقت پر دغا نہیں دیتا پس تمہیں مبارک ہو۔ کہ تمنے اس کا دامن پکڑا ہے۔ جو تمہیں دونوں جہان میں کامیاب کریگا۔ اور کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ ہاں شرط یہ ہے کہ تم بھی اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ اور استقلال سے اس کا دامن پکڑ لو۔ اور کسی قسم کی قربانی سے نہ گھبراؤ۔

اے عزیزو! اب ہمارا نیا مالی سال شروع ہوا ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ جب تک ہمارے خزانہ کی مالی حالت درست نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ علاوہ معمولی چندوں کے ہر سال ایک چندہ خاص بھی دیا کریں۔ تاکہ معمولی چندوں کی کمی پوری ہو سکے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھی حسب معمول تمام دوست اپنی آمد میں سے ایک معین رقم چندۂ خاص میں ادا کریں۔ اور چاہیئے کہ وہ رقم ستمبر کے آخر تک پوری کی پوری وصول ہو جائے۔ اور یہ بھی کوشش کی جائے کہ اس کا اثر چندۂ عام پر ہرگز نہ پڑے۔ بلکہ چندۂ عام پچھلے سال سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ مومن کا قدم ہر سال آگے ہی آگے پڑتا ہے۔ اور وہ ایک جگہ پر ٹھیرنا پسند نہیں کرتا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال چندۂ خاص کی شرح کم کر دی گئی ہے یعنے پچھلے سال تو تیس ۳۰ سے چالیس فیصدی اس کی شرح تھی۔ لیکن چونکہ بہت سا مالی بوجھ دور ہو گیا ہے۔ اس سال اس چندہ کی شرح پچیس ۲۵ سے تیس ۳۰ فیصدی تک مقرر کی گئی ہے۔ یعنے

جو لوگ مالی تنگی میں ہوں۔ وہ تو پچیس فیصدی ادا کریں۔ اور جنہیں اللہ تعالےٰ توفیق دے یا زیادہ اخلاص دے۔ وہ تیس فیصدی اپنی ایک ماہ کی آمد میں سے ادا کریں۔ ہاں جیسا کہ قاعدہ ہے وہ اس رقم کو بجائے ایک ماہ میں ادا کرنے کے تین ماہ میں ادا کر سکتے ہیں۔

زمینداروں کے لئے چونکہ ان کی ماہوار آمدن نہیں ہوتی۔ علاوہ چندہ عام کے چندۂ خاص کی شرح حسب ذیل مقرر کی گئی ہے۔ یعنے

علاوہ ۲½ سیر فی من پیداوار پر چندہ عام ادا کرنے کے ایک سیر فی من چندۂ خاص ادا کیا جائے۔ یا جو زمیندار اپنا چندۂ عام باقاعدہ شرح کے مطابق نقدی کی صورت میں دیتے ہیں۔ وہ اپنے سالانہ چندہ کا ایک تہائی یعنے تیسرا حصہ بطور چندہ خاص زائد ادا کریں۔ مثلاً اگر ایک زمیندار سالانہ ۱۵۰ روپیہ چندہ عام ادا کرتا ہو۔ تو وہ علاوہ چندہ عام کے پچاس روپیہ چندہ خاص ادا کرے۔

پس زمینداروں کے لئے چندہ خاص کی شرح فی من ایک سیر ہر فصل کی ہر قسم کی پیداوار پر ہے۔ یا جس قدر چندہ وہ ہر فصل پر نقد ادا کرتے ہوں۔ اس رقم کی ایک تہائی یعنے تیسرا حصہ چندہ خاص کی شرح ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب پچھلے سال سے بھی زیادہ اخلاص سے چندہ کی ترقی کی طرف توجہ کرینگے۔ تاکہ اگلے سال چندۂ خاص کو بالکل اڑایا جا سکے۔ یا کم سے کم اس کی شرح کو بھی کم کیا جا سکے۔ اور اگر ہمارے دوست سب کے سب متفقہ طور پر کوشش کریں۔ تو یہ کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ ابھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ یا بالکل ہی نہیں دیتے۔ اور بہت سے لوگ ہیں۔ جو دل سے سلسلہ کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور صرف ایک محرک چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے احباب محبت اور پیار سے ان کمزور دوستوں کو چست کریں اور وہ لوگ جو سلسلہ کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ انکو اندر داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے مقصد کو دل سے نہ بھلائیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کے تمام کاموں کی راہ سے روکیں اٹھ جائیں۔ اور وہ نہایت سرعت سے ترقی کرنے لگیں میں امید کرتا ہوں۔ کہ

میری اس نصیحت پر احباب اس اخلاص سے عمل کریں گے۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندۂ عام پچھلے سال کے چندۂ عام سے کم سے کم پچیس فیصدی زیادہ رہے اور ہر ایک جو نیک نیتی سے اس کام کے لئے کھڑا ہو گا۔ وہ یقیناً اس مقصد میں کامیاب ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو گی۔ اور اس کی برکات اس پر نازل ہو رہی ہوں گی۔

اے میرے پیارو! میں کس طرح آپ لوگوں کو یقین دلاؤں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنے والا ہے۔ پس پہلے سے تیار ہو جاؤ۔ تا موقعہ ہاتھ سے کھو نہ بیٹھو۔ یاد رکھو۔ کہ خدا تعالےٰ کے کام اچانک ہوا کرتے ہیں۔ اور جس طرح اس کے عذاب یکدم آتے ہیں۔ اس کے فضل بھی یکدم آتے ہیں۔ پس بیدار ہو جاؤ۔ اور آنکھیں کھول کر اس کے افعال کی طرف نگاہ رکھو۔ کہ اس کا غیب غیر معمولی امور کو پوشیدہ کئے ہوئے ہے۔ جو ظاہر ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا ان کو چھپانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ آپ لوگ اس فضل کے وارث ہو کر رہیں گے۔ خواہ دنیا اسے پسند کرے یا نہ کرے۔

میں اس امر کی طرف بھی آپ کی توجہ پھرانی چاہتا ہوں۔ کہ اس سال بعض اضلاع میں گیہوں کی فصل خراب ہو گئی ہے۔ اور اس کا اثر چندوں پر پڑنا بعید نہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ احباب اس امر کا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال رکھیں۔ اور اس کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اور ان اضلاع کے دوستوں کو بھی جہاں نقصان ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ لا تخش عن ذی العرش افلاسا۔ خدا تعالےٰ سے کمی کا خوف نہ کرو۔ اور اس کے دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ۔ کہ خدا تعالےٰ اس کا بدلہ آپ کو آئندہ موسم میں دیدیگا۔ اور آپ کی ترقی کے نیے سامان پیدا کر دیگا۔

آخر میں میں ان دوستوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے چندۂ ریزرو فنڈ کے وعدے کئے ہیں۔ کہ مومن کو اپنے قول کا پاس کرنا چاہیئے۔ ابھی تک ان کی طرف سے اس چندہ کی طرف پوری توجہ کے آثار ظاہر نہیں ہوئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب جب کہ چھ ماہ کے قریب ہی جلسہ میں رہ گئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ اور دوسرے احباب کو جنہوں نے اب تک اس کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور دس سے پچاس روپیہ سو سے ہزار روپیہ اور ہزار سے پانچ ہزار روپیہ جمع کر کے بھجوانے والوں کی جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت میں داخل ہو کر ثواب کے مستحق ہوں۔ مگر نام لکھوانے والوں کو اور جو پچھلے لکھوا چکے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے فضلوں کا وارث وہی وعدہ بنتا ہے۔ جسے پورا بھی کیا جائے۔ لم تقولوا مالا تفعلون ۝ کا مصداق کبھی نہیں بننا چاہیئے۔ ورنہ دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے سچی کوشش کرنیوالا کبھی ناکام نہیں رہتا۔

میں آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے سینوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کے لئے کھولدے۔ اور ہر ایک جو اس اعلان کو پڑھے نہ صرف اسے اس پر لبیک کہنے کی توفیق ملے۔ بلکہ وہ درد اور اخلاص سے دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔ تاکہ خدا کے فضل کے دروازے کھل جائیں۔ اور اس کی رحمت کی چادر ہمیں ڈھانپ لے۔

اے میرے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور ہماری کمزور کوششوں کو اپنے فضل سے بابرکت کر۔ اور ہر ایک جو میری آواز پر لبیک کہتا ہے۔ اسے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

شرائط مناظرہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مخالفین سے مناظرہ و مباحثہ کرنے کے متعلق بہت سی تقریریں فرما کر انہیں طریق مناظرہ بتایا تھا۔ ان تقریروں میں سے موٹے موٹے امور جو شرائط مناظرہ کے طور پر ہیں یہ بیان فرمائے کہ (۱) بحث اسوقت اور اس جگہ ہو جبکہ کسی طرح کے فساد یا نقض امن کا اندیشہ نہ ہو (۲) ہر ایک بحث میں قرآن کریم کو مقدم اور حکم رکھا جائے۔ اور سب سے پہلے یہی فیصلہ ہو کہ فریق مخالف اسی مقدم رکھتا ہے یا نہیں؟ (۳) منہاج نبوت کے طریق استدلال کو مخالف کے آگے حجت پیش کیا جاوے۔ (۴) سوالات متنازعہ فیہ فریقین کیطرف سے مقرر ہو جاویں۔ اور کوئی فریق اس سے باہر نہ جاوے اور جب تک ہو مباحثہ ہو (۵) وقت کی تعیین میں ضرور وسعت کا خیال رکھا جاوے۔ اگر وقت تنگ ہو تو ہرگز بحث نہ کیجاوے۔ (۶) آجکل عموماً لوگ خیانت پیشہ ہیں اور بعض غلط حوالے صرف عوام الناس پر اثر ڈالنے کے لئے دیدیتے ہیں۔ اس لئے انکی تصدیق کے واسطے اصل کتاب کو فریق مخالف سے طلب کیا جاوے۔ (۷) بذریعہ دعا کے اللہ تعالےٰ سے امداد طلب کیجاوے۔ اور تقویٰ کے پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاوے۔ تا کہ امداد الٰہی شامل حال ہو۔

(۸) مداہنہ کا طریق نہ اختیار کیا جاوے۔ اور ہر ایک صداقت کو مہذب اور شائستہ طور پر پیش کیا جاوے۔

(۹) اگر عوام الناس نکتہ رس اور نکتہ شناس نہیں ہیں۔ تو وہاں باریک امور اور معارفانہ بیان کئے جاویں۔ دلائل کا موٹا اور عام فہم طرز اختیار کیا جائے۔

(۱۰) اگر مخالف بہت سے اعتراض یا سوال پیش کرے۔ تو ان میں سے ایک کو منتخب کر کے اول جب تک اس پر فیصلہ نہ ہو لے دوسرے اعتراض یا سوال پر ہرگز کلام نہ کیجاوے۔"

(البدر ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اول)

پیغامی مشن

غیر مبائعین سے بصد مطالبات

(از مولوی عبدالاحد صاحب داتوی مولوی فاضل)

مطالبہ نمبر ۱ حضرت اقدسؑ نزول المسیح کے صفحہ ۴۹ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔ اسلئے خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھدی۔ تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔"

دیکھئے کیسے کھلے لفظوں میں حضرت مسیح موعودؑ اپنی نبوت کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور اپنے نبی ہونے کو آنحضرت صلعم کے لئے موجب عزت اور نہ ہونے کو آنحضرت صلعم کی کسر شان تصور فرماتے ہیں۔ نیز دونوں سلسلوں کے تقابل کو پورا کرنے کے لئے بھی آپؑ کا شان نبوت سے ممتاز ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ بزعم غیر مبائعین حضرات نبی نہ ہوتے تو آپؑ تقابل کو پورا کرنے کے لئے نبوت کو کیوں پیش کرتے۔

کیا ایسی زبردست دلیل کا کسی غیر مبائع کے پاس کوئی جواب ہے؟

مطالبہ نمبر ۲ اگر حضرت اقدسؑ واقعہ میں نبی نہ تھے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے جب کسی نے پوچھا۔ صاف کہدیا۔ کہ نبوت کا نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ اور بعد میں کہیں ایسا بیان نہیں کیا۔ بلکہ جب کسی نے کہا۔ کہ آپؑ نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا۔ کہ پہلے بزرگوں نے بھی آنیوالے کو نبی کہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر مجھے کافر کہتے ہو۔ تو ان بزرگوں کو بھی کافر کہو۔ جنھوں نے آنیوالے کو نبی بیان کیا ہے۔ اگر آپؑ نبی نہ تھے۔ اور نبی کے بارے میں کسی قسم کی تبدیلی آپؑ کے عقائد میں نہیں ہوئی۔ تو کیوں نہ صاف صاف آپؑ نے ۱۹۰۱ء کے بعد یہ کہا کہ میں نبی نہیں محض محدث ہوں!

مطالبہ نمبر ۳

حضرت اقدسؑ ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں۔

"اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ میں مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔"

کیا اس سے بڑھ کر واضح عبارت بھی انسانی تصوّر میں آسکتی ہے۔ جب ایسے کھلے لفظوں میں آپؑ اپنے آپکو نبی اور رسول بیان کرتے ہیں۔ تو میرے خیال میں سوائے تعصّب یا لاعلمی کے اور کوئی بات ایسی نہیں جس کی وجہ سے کہا جاسکے حضورؑ نبی نہ تھے۔ عزیز مبایع دوست اسپر غور کریں!

مطالبہ نمبر ۴

حضرت اقدسؑ دافع البلاء صفحہ ۱۰۴۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا نے نہ چاہا۔ کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

بتائیے قادیان میں خدا نے جسے رسول کرکے بھیجا ہے۔ آپ کیوں خدا کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اس رسول کو رسول نہیں مانتے جسے خدا نے خلعت رسالت سے سرفراز فرمایا۔ اور ارض مقدس قادیان کو اس رسول کی تخت گاہ قرار دیا۔ آپ کیوں خدا کے رسول کی تخت گاہ سے علیحدہ ہو بیٹھے ہیں۔

مطالبہ نمبر ۵

حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔

گڑھے ہیں تو نے سب دشمن اُتارے،
ہمارے کر دیئے اونچے منارے،

اگر کوئی شخص اس کلام کو یوں بیان کرے۔ کہ ادھر قادیان میں منارۃ المسیح بلند ہوا۔ اور ادھر غیر مبایعین لاہور کے ایک گڑھے میں جا ٹھیرے کیونکہ غیر مبایعین حضرات کے دفاتر مکانات وغیرہ ایک گڑھے میں بنائے گئے ہیں۔ تو غیر مبایعین کے پاس اس کا کیا جواب ہے جبکہ واقعات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

مطالبہ نمبر ۶

ریویو آف ریلیجنز جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۲۴۷ الخ سنہ ۱۹۱۰ء میں جب کہ مولوی محمد علی صاحب رئیس غیر مبایعین اس رسالہ کے ایڈیٹر تھے۔ اس میں ایک ایڈیٹوریل مضمون "انبیاء عالم" کے عنوان سے شائع ہوا۔ جس میں سے چند سطور حسب ذیل ہیں۔ جو نبوت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالتی ہیں۔ لکھا ہے۔

"اگرچہ سردار صاحب نے بالصراحت اس موجودہ زمانہ کے نبی کا نام نہیں لیا۔ مگر اسکے مضمون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکا اشارہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی مسیح موعودؑ کی طرف ہے۔ کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بالکل چسپاں ہوتی ہے۔ سردار صاحب سچے نبی کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ وہ بڑے وثوق اور قوت کے ساتھ اعلان کرتا ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں۔ اور دنیا اس کے مقابلے میں مخالفت کا ایک جوش دکھلاتی ہے۔ اور اس کو نابود کرنا چاہتی ہے۔ مگر وہ بڑے عزم اور استقامت کے ساتھ اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔ آخر کار وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کے دشمنوں کی ساری کوشش بے فائدہ ثابت ہوتی ہے۔ یہ بیان اس زمانہ میں صرف حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل اور اتم طور پر صادق آتا ہے۔ اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اُٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمدؐ ہی ہے۔ جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانہ کے احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زرتشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً احمدؐ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زرتشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی فداہ ابی و اُمّی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں۔"

کیا مولوی محمد علی صاحب کی ایڈیٹری میں جو کچھ شائع ہوا اسے دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ مولوی صاحب نے محض تعصّب کی وجہ سے نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ ان کا بیان صداقت پر مبنی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت نبی نہ تھے۔ مگر ایسے کھلے الفاظ میں اور یقین کے ساتھ اب سے کئی برس پہلے آپؑ کی نبوت کو علی الاعلان دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

کیا کوئی غیر مبایع ہے۔ جو اس بات کا جواب دے۔ اگر اسے کوئی نہیں آتا۔ تو یہ پڑھ دے۔

ذالك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون ۝

اذہاق الباطل: ۔ مولوی محمد علی صاحب امیر مقام کے عقائد سابقہ و موجودہ کا موازنہ دیکھنا ہو تو یہ رسالہ ۲۰ کے ٹکٹ بھیج کر دفتر فاروق قادیان سے منگوا کر ملاحظہ کریں۔ بالکل تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں۔ جلد منگالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

حضرت علامہ محمد فرید وجدی

اور

یاجوج ماجوج

علامہ مذکور اپنی تصنیف کنز العلوم مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۵ء میں "یاجوج ماجوج" کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں۔

"قال العلامۃ البیضاوی فی تفسیرہ عن یاجوج ومأجوج انھما "قبیلتان من ولد یافث بن نوح وقیل یاجوج من الترک ومأجوج من الجیل" نقول اما ما یروت عنھم من العزائب فلیس فی کتاب اللہ دلیل علیہ والاشارۃ الیہ وکل ما ورد فیھم ھو قولہ تعالیٰ "ان یاجوج ومأجوج مفسدون فی الارض" وھذا ینطبق علی انھما قبیلتان اکثر من أی فرض اخر" (صفحہ ۲۹)

ترجمہ:۔ علامہ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں یاجوج ومأجوج کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ وہ "قبیلے ہیں یافث بن نوحؑ کی اولاد سے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یاجوج ترک ہیں۔ اور ماجوج الجیل۔

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ انکے متعلق جو عجیب باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ سو ان باتوں کے متعلق کتاب اللہ میں کوئی دلیل نہیں۔ اور نہ ہی ایسی باتوں کی طرف کوئی اشارہ ہے۔ اور وہ تمام جو انکے حق میں وارد ہوا ہے۔ یہ ہے۔ کہ یاجوج وماجوج زمین میں فساد کرنیوالے ہیں۔ اور یہ قول زیادہ تر اسبات پر چسپاں ہوتا ہے۔ کہ وہ دو قبیلے ہیں۔ کسی اور فرضی بات کو چھوڑ کر۔

جو لوگ اقوام یورپ کو تا حال ہی یاجوج ماجوج تسلیم نہیں کرتے۔ وہ علامہ مذکور کے قول پر نظر کریں۔ کہ کس طرح مرد خدا نے اس عقیدہ کو کھول کر بیان کیا ہے۔ اور ان فرضی روایتوں کی تردید کی ہے جو ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ اقوام یورپ ہی یاجوج وماجوج ہیں۔ جو آگ سے کام لیتی ہیں۔ اور لفظ مفسدون کو جنگ عظیم پر چسپاں کرنے سے اور بھی ان کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے۔ سو یاجوج وماجوج بھی پیدا ہو گئے اور مسیح موعودؑ بھی پیدا ہو چکے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور مبارک ہیں وہ جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ ما یذکر الا اولوا الالباب نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر عقلمند۔

(عبدالاحد داؤی مولوی فاضل قادیان)

پیر پرستی

(محبوب خالد از کوہ مری)

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں،
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی،

اُس پار درختوں کے جھنڈ میں چند آدمی بیٹھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی اہم مسئلہ کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ درمیان میں حقہ دھرا ہے جس کو وہ باری باری پی رہے ہیں۔ چلو ہم بھی وہاں چلیں۔ اور دیکھیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر ایک آدمی بولا "لو بھئی وہ بابو صاحب آرہے ہیں۔ اچھا ہم ان سے اس معاملہ میں مشورہ کرینگے"۔ ایک دوسرا آدمی بولا ہاں بھئی! بابو صاحب آئے تو عین وقت پر ہی ہیں۔ امید ہے کہ وہ ضرور ہماری رہبری کریں گے"۔ اتنے میں ہم ان کے پاس پہنچ گئے ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ تمام کے تمام مسلمان ہیں۔ ہم بھی السلام علیکم کہتے ہوئے انکے پاس بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک سفید پوش بولا "بابو جی یہاں تشریف لائیے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے"۔

ہم میں سے ایک دوست آگے بڑھ کے ان کے پاس بیٹھ گئے۔ اور سفید پوش نے سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

"بابو جی ہم پر ایک سخت مصیبت نازل ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔ ہم نے جب آپ کو آتے ہوئے دیکھا۔ تو بہت خوش ہوئے کہ بابو جی ہماری ضرور مدد کریں گے۔

آج سے ایک ماہ قبل یہاں پر ایک پیر صاحب جن کا اسم شریف سید مہر شاہ تھا۔ تشریف لائے۔ ہمنے ان کی بہت خاطر مدارات کی۔ یہ گاؤں سارے کا سارا مسلمان ہے لیکن اس میں پڑھا لکھا ایک شخص بھی نہیں۔ سب ماشاء اللہ جاہل مطلق ہیں۔ پیر صاحب نے جب یہ دیکھا۔ تو انہوں نے ہمیں اپنے معجزات دکھانے شروع کئے۔ ہم سب کے سب معتقد تو ان کا نام سنتے ہی ہو گئے تھے۔ معجزات کا نام سنا۔ اور زیادہ اعتقاد بڑھ گیا۔ کہ یہ ضرور ولی اللہ اور خدا رسیدہ ہیں۔

لیکن ہم میں سے بعض کو ان کی شکل بہت مکروہ معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ ان کے چہرہ پر ڈاڑھی جو کہ اسلامی شعار میں داخل ہے۔ کا نام و نشان نہ تھا۔ مونچھیں ماشاء اللہ تین سارڑھے تین انچ سے کسی قدر کم نہ تھیں۔ جن کو وہ ہر وقت تاؤ دیتے رہتے تھے۔ آنکھیں ہمیشہ سرخ رہتی تھیں۔ لیکن ہم ان کی خود ہی تسلی کر دیتے تھے۔ کہ میاں ڈاڑھی کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے جس کو خدا چاہے ولی بنائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے ہاں عورتیں سخت توہم پرست واقع ہوئی ہیں۔ ہم مردوں کا جب یہ حال ہوا۔ تو عورتوں کی حالت کا خود ہی اندازہ کر لیں۔

اب جوق در جوق عورتیں پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے لگیں۔ پیر صاحب خوب ان کو باتیں سنا سنا کر مسحور کیا کرتے تھے۔ وہ ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں سُن سُن کر وجد میں آجاتی تھیں۔

عورتیں اب اس قدر معتقد ہوگئیں۔ کہ پیر صاحب کے پاؤں تک چُومتی تھیں۔ اور سارا سارا دن ان کے پاس بیٹھی رہتی تھیں۔ پیر صاحب نے اپنے مریدوں کو حکم دیا۔ کہ چونکہ عورتوں کو میری صحبت میں بیٹھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے تمام دن اور رات کو عشاء تک میرے پاس عورتیں بیٹھا کریں گی۔ بعد میں مردوں کی باری ہوا کریگی۔

حسب ارشاد پیر صاحب کا یہ حکم تمام لوگوں تک پہنچا دیا گیا۔ پیر صاحب کے ہاں رات دن گانے بجانے کی محفل گرم رہتی تھی۔ مخلصین بیچارے سارا دن انتظار کرتے کرتے تھک جاتے تھے۔ تب کہیں جا کے رات کے دس بجے ان کی باری آتی تھی اور وہ اس قدر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے۔ کہ الامان!

ہمارے نمبردار رحمت اللہ صاحب کی پندرہ سالہ لڑکی زینب بھی پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ لڑکی ماشاء اللہ حسین تھی۔ پیر صاحب کی جو اس پر نظر پڑی۔ تو ہزار جان سے فریفتہ ہوگئے۔

اب پیر صاحب نے حکم دیا۔ کہ تمام بہنیں پہلے باہر برآمدہ میں بیٹھا کریں۔ بعد میں باری باری جس جس کو بُلاتا جاؤں۔ اندر آتی جائیں۔

عورتیں صبح کے وقت آکر برآمدہ میں بیٹھتی جاتی تھیں۔ پیر صاحب ایک ایک کو بُلاتے جاتے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے مقصد کے لئے دعا کی درخواست کرتی تھی۔ پیر صاحب کسی کے متعلق فرماتے۔

"سات عدد چھوارہ۔ سات عدد بتاشہ۔ ایک عدد کوزہ مصری اور دو روپیہ روزانہ میرے پاس لایا کر تب تیری مراد پوری ہوگی۔"

کسی کو کچھ کسی کو کچھ۔ دو تین منٹ میں ہر ایک کو فارغ کر کے واپس باہر بھیج دیتے تھے۔ جب زینب اندر گئی۔ تو پیر صاحب نے آنکھ ڈھنے کچھ دیر بعد فرمایا۔

پیر صاحب۔ تیرا کیا نام ہے۔

زینب۔ حضور مجھے زینب کہتے ہیں۔

پیر صاحب۔ تو کس کی لڑکی ہے۔

زینب۔ حضور رحمت اللہ نمبردار کی۔

پیر صاحب۔ بی بی! جس طرح تو پاک صورت ہے اسی طرح تو پاک سیرت ہونے کی بھی کوشش کر۔

زینب۔ حضور کی دعاؤں کی محتاج ہوں۔

پیر صاحب۔ اچھا بی بی خدا تیری مراد پوری کرے یہ تو بتا تیری شادی ابھی ہوئی ہے یا نہیں؟

زینب۔ ہاں حضور دو سال ہونے کو ہیں۔ جب کہ میری شادی کر دی گئی تھی۔

پیر صاحب۔ کتنے بچے ہیں۔

زینب۔ حضور ایک بھی نہیں۔

پیر صاحب۔ اچھا بی بی! تجھے تیرا شوہر پسند ہے یا نہیں۔

زینب۔ تقدیر کا لکھا ہونا ہی تھا۔ میری پسند کا کیا دخل؟

پیر صاحب۔ اچھا بی بی! اب تو جا کل رات کو دس بجے آنا میں کوئی تدبیر بتاؤں گا۔

جب سب عورتیں اکیلی اکیلی اندر ہو آئیں۔ تو پیر صاحب نے حکم دیا۔ کہ اب محفل رقص و سرود منعقد ہوگی۔ تمام بہنیں اندر آجائیں۔

دوسرے دن دس بجے رات کو تمام عورتیں چلی گئیں۔ صرف زینب پیر صاحب کے پاس رہ گئی۔ پیر صاحب اس سے اس طرح مخاطب ہوئے۔

پیر صاحب۔ بی بی! تجھے اپنا خاوند پسند نہیں۔

زینب۔ جی حضور۔

پیر صاحب۔ اچھا تو پھر ایک بات ہے۔ کام ذرا مشکل ہے۔ اس کے لئے کچھ تکلیف بھی اُٹھانی پڑے گی۔

زینب۔ ارشاد۔

پیر صاحب۔ کوہ مری سے اس پار آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک چشمہ ہے۔ اس میں سے کچھ پانی لائیں اس پر دم کر دونگا۔ اسے پلا دینا۔ دو دن کے اندر اندر مر جائیگا۔ پھر تم آزاد ہوگی۔ کسی اور سے شادی کر لینا۔

زینب۔ حضور میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔

پیر صاحب۔ تو اکیلی ——— ہوگی (کچھ سوچ کر) اچھا تو چاہتی ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ چلوں؟

زینب۔ ہاں حضور اگر جناب خود تشریف لے چلیں تو اور کیا چاہیئے۔

پیر صاحب۔ لیکن ایک شرط ہے۔ پانچسو روپیہ نذرانہ دو۔

زینب نے سوچا۔ کہ روپیہ کا کیا ہے۔ خدا اور خاوند دیگا۔ تو روپیہ بھی دیدیگا۔ اس سے تو نجات پاؤں گی۔

زینب۔ حضور میرے پاس جتنا زیور ہے آپ لے لیں لیکن میرے ساتھ ضرور چلیں۔

پیر صاحب۔ ہاں یہ بات ہے۔ کہ جانا راتوں رات ہے۔ اب دس بجے ہوں گے۔ ایک بجے سب زیور لے کر یہاں آجانا پھر ہم دونوں جاوینگے۔

رات کو زینب نے تمام زیور لے جا کر پیر صاحب کو دیدیئے۔ پیر صاحب زینب کو لے کر خدا جانے کدھر چلدیئے۔ آج ایک ہفتہ ہوگیا ہے۔ لڑکی کا نام و نشان نہیں ملتا۔ دیکھئے آجکل کے پیروں کی کرتوت۔"

سفید پوش نے ایک آہ سرد بھری اور خاموش ہوگیا۔ ہماری حالت عجیب تھی۔ اس دردناک حالت کا دلگداز تخیل ہم پر پوری طرح قابض ہو چکا تھا۔ جو کسی طرح پیچھا چھوڑنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ ہم میں سے ایک صاحب بولے۔

"کیا آپ نے پولیس میں اطلاع دی ہے؟"

سفید پوش۔ اطلاع تو دی تھی۔ پولیس پیسہ کے بغیر کیا کرتی ہے۔ ہمنے خود ہی چاروں طرف آدمی دوڑائے۔ مگر پتہ نہیں ملا۔ اس غم کی وجہ سے اس دن سے ہمارے نمبردار صاحب بیمار پڑے ہیں۔ آج انکی حالت بہت ہی نازک ہے۔

ہم میں سے ایک صاحب بولے۔ اچھا میں ابھی جا کر سب انسپکٹر پولیس سے ملکر اس کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ آئندہ

کسی کو پیر کسی کو فقیر بنا دیتا ہے۔ ایک ایک فقرہ تعلیم سے لبریز ہے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کہیں ہم بھی ان میں داخل نہ ہو جائیں۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصح البیان

بجواب

"خاتم النبیین اور خلیفۂ قادیان"

۱۷ر جون کی مقدس تحریک میں شیطان نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اپنی ذریت کو ابھارا کہ کسی طرح حضور سرکار دو جہان کے محامد اور آپؐ کی پاکیزہ زندگی پبلک کے سامنے نہ آنے پائے۔ تعجب ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے اس کی مخالفت کی۔ اور اس تحریک کو روکنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا۔ اور مختلف طرق سے اس میں روڑے اٹکانے کی ناکام کوشش کی۔ مگر خدا کے ایک پاک بندے نے کیا ہی موزون کلام کہا ہے۔ کہ ؎

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے،
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے،

کون ہے۔ جو خدا کے کام کو روک سکے۔ اس لئے وہ ناکام رہے۔ اور شیطان نادم ہوا۔

علاوہ بعض دیگر مقامات کے سرزمین قادیان سے بھی ایک ٹریکٹ اس تحریک کی مخالفت میں نکلا جس کے ممبر اور سکرٹری تا حال پردہ میں ہیں۔ کیونکہ نہ ہی سکرٹری کا نام اس میں درج ہے۔ اور نہ ہی کسی ممبر کا۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ قادیان میں ایسے کون لوگ ہیں۔ کیونکہ قادیان میں سوائے چند لوہار اور کمہار بچوں کے اور ایک دو آتشبازوں کے اور کوئی غیر احمدی نہیں۔ جو اپنا نام بھی صحیح لکھ سکتا ہو۔ اور ان میں بھی سوائے ایک لوہار کے کوئی ایسا نہیں۔ کہ اس کے متعلق کہا جائے۔ کہ فلاں نے ٹریکٹ لکھا ہوگا۔ چونکہ عموماً قادیان سے باہر رہنے والے قادیان کے غیر احمدیوں کے حالات سے ناواقف ہیں۔ اس لئے منجملہ اور فریبوں کے جو اس ٹریکٹ کے ذریعہ پبلک کو دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ انہوں نے اس نو زائیدہ انجمن کا نام "جمعیۃ احرار المسلمین" رکھا ہے اس نام کو سُنکر طبعاً حقیقت حال سے ناواقف لوگ کہتے ہونگے۔ کہ ضرور یہ کوئی سرکردہ گروہ ہوگا۔ مگر قادیان کی غیر احمدی آبادی کی حالت کا نقشہ میں نے اوپر کھینچ دیا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ یہ کس قماش کے لوگ ہیں۔ اسی لئے جمعیۃ مذکور کے سکرٹری کا نام تک شائع نہیں کیا گیا۔

مَیں حیران ہوں۔ کہ اس روشنی کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو لوگوں کی آنکھوں میں دن دہاڑے خاک جھونکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض سادہ طبع ایسے مکاروں کے پھندے میں آجائیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس ٹریکٹ میں جو بہتان طرازیاں انہوں نے کی ہیں۔ اس کا جواب دیا جائے۔ اور اصل واقعہ پبلک کے سامنے لائے جائیں۔ تا پبلک ان کے دجل سے محفوظ رہے۔

ٹریکٹ مذکور میں چار الزام جماعت احمدیہ قادیان پر لگائے گئے ہیں۔

(۱) "خلیفہ صاحب قادیان تمام اہل اسلام کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز ناجائز اور ان کا جنازہ بھی قطعی حرام قرار دیتے ہیں۔"

(۲) "خلیفہ صاحب قادیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل و اکمل ہونے سے منکر ہیں اور آپؐ کے بعد مرزا صاحبؑ کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں۔"

(۳) "خلیفہ صاحب قادیان کی ہمدردی اہل اسلام چندہ پچیس لاکھ کے لئے پیش خیمہ ہے۔"

(۴) "خلیفہ صاحب قادیان خلاف تعلیم اسلام عقائد رکھتے ہیں۔"

ان ہر چہار امور کا مجملاً تو یہ جواب ہے۔ کہ جو کچھ آپ نے کہا۔ بالکل غلط اور صریح کذب بیانی ہے۔ اور بعینہٖ آپ کا بیان ایسا ہے جیسے دیانند نے اسلام پر اپنی ناسمجھی یا اپنے تعصب کا اظہار ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سملاس میں کیا ہے۔ مگر تفصیلاً میں آپ کی غلط بیانیوں کو بیان کرتا ہوں۔ تا پوری طرح آپ کا ملمع زائل ہو کر اصل چیز نمودار ہو جائے۔

امر اوّل کے متعلق یہ بات قابل غور ہے۔ کہ جو شخص خود اس بات کا مدعی ہو۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور جو اسلام کے تمام احکام کا پورا پابند ہو۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ "تمام اہل اسلام کافر" اور "دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ ہاں جو شخص کسی نبی کا منکر ہو۔ اُسے مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ اور آنیوالے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے چار مرتبہ "نبی اللہ" کے لقب سے پکارا ہے۔ تو پھر کیونکر اس کا منکر مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ جس موعود نبی اللہ کے آنے کی پیشگوئی سرکار دو جہان نے فرمائی ہے۔ اس کا منکر مسلمان اور دائرہ اسلام کے اندر ہے۔ یا محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے حضرت مرزا صاحبؑ کا نام درمیان میں لایا جاتا ہے۔ اور اس امر کا تو خود آنحضرت صلعم پہلے سے ہی فیصلہ فرما گئے ہیں۔

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیأتین علے امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتے ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علے سنتین وسبعین ملۃً و تفترق امتی علے ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ۔ [1]

---

[1] مسلم بروایت نواس ابن سمعان۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۳۰)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہا۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور میری اُمت پہ بھی ویسا ہی زمانہ آئیگا جیسا بنی اسرائیل پر آیا۔ اور دونوں زمانے آپس میں ایسی مشابہت رکھتے ہونگے۔ جیسے ایک پاؤں کی جُوتی دوسرے پاؤں کی جوتی سے۔ حتےٰ کہ بنی اسرائیل میں اگر کوئی ایسا وجود ہوا جو اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا تو میری امت میں بھی ایسا زانی ہوگا۔ اور یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب کے سب دوزخی ہونگے۔ سوائے ایک کے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ وہ کون ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ لوگ ہونگے۔ جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلینگے اور ویسے کام کرینگے۔"

اب اس حدیث کی موجودگی میں آپ ہی بتائیے۔ کہ ہم آپ کو کاذب کہیں۔ یا آنحضرت صلعم کی حدیث شریف کو جھٹلائیں۔ اگر کوئی شخص دوسرے کو غلطی پر سمجھتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ تو وہ منافق ہے۔ اور اس قابل ہی نہیں۔ کہ اس کی کسی بات پر اعتبار کیا جائے۔ اور یہ ایک امر واقع ہے کہ مسلمانوں کا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کو غلطی پر سمجھتا ہے۔ اور آئے دن فتویٰ بازی بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر اس امر کو ایسے رنگ میں پیش کرنا سوا دھوکہ دینے کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مگر باوجود ان اختلافات کے ایک امر پر سب متفق ہیں۔ اور وہ آنحضرتؐ کی عزت اور اسلام کی عزت کا سوال ہے اور اسی کے ضمن میں سیاسی اور تمدنی امور میں بھی سب مسلمان کہلانے والے ایک لڑی میں منسلک ہیں۔ کیا آپ اس امر کو دشمندی تصور کریں گے۔ کہ دو پڑوسی جو آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں انمیں سے کسی ایک کے گھر میں آگ لگ جائے۔ تو دوسرا خاموش رہے۔ کہ فریق مخالف کے گھر میں آگ لگی ہے اگر وہ اس آگ کو نہ بجھائیگا۔ تو اس کا گھر بھی نذر آتش ہو جائیگا۔ یا فرض کیجئے۔ ایک باپ کے چار لڑکے ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے سے ناراض ہیں۔ اب اگر کوئی شخص کسی ایک سے عداوت کی وجہ سے اسکے باپ کو گالی دے یا اس کی توہین کرے۔ تو دوسرے چُپ چاپ خاموش بیٹھے رہیں کیونکہ جب وہ توہین کریگا۔ یا گالی دیگا تو سب اس میں آجائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ اس سے صرف اسی لڑکے کی توہین ہوگی۔ بلکہ باقی تینوں کی بھی ہوگی کیونکہ تینوں اس میں شریک ہیں۔

امر دوم کے متعلق سوا لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ باوجود اس امر کے جاننے کے کہ حضورؑ کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ "سب خوبیوں میں کامل پاکاں حق میں شامل"، نیز فرمایا کہ تمت علیہ صفات کل مزیۃ ؛ ختمت بہ نعماء کل زمان ھو فخر کل مقرب متقدم ؛ والفضل بالخیرات لایزمان

ترجمہ:۔ آنحضرت صلعم میں انتہائی طور پر تمام عمدہ صفات پائی جاتی ہیں۔ اور آپ پر ہر زمانہ کی نعمتیں ختم کیگئیں آپ ہر مقرب متقدم درگاہ الٰہی کے فخر ہیں اور فضیلت عمدہ کاموں سے وابستہ ہے۔ نہ زمانہ کے ساتھ"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تو بیعت میں یہ امر شامل کیا ہوا ہے۔ کہ میں آنحضرتؐ کو خاتم النبیین یقین رکھونگا۔ لفظ خاتم النبیین سے بڑھ کر اور کوئی ایسے الفاظ ہو ہی نہیں سکتے۔ جن سے آنحضرتؐ کی بڑائی کا اظہار ہو سکے۔ مگر بُرا ہو تعصب کا کہ پھر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ حضور آنحضرتؐ کو کامل اور اکمل تسلیم نہیں کرتے۔

رہا یہ امر کہ آنحضرتؐ کے بعد مرزا صاحبؑ کو نبی کیوں تسلیم کیا جاتا ہے۔ سو اعتراض کرنے سے پیشتر اپنی گریبان میں منہ ڈالکر دیکھئے۔ آپ ایسے شخص کو آنحضرتؐ کے بعد نبی مانتے ہے تھے۔ جو آنحضرتؐ کی امت سے نہیں بلکہ موسیٰؑ کے خادموں سے اور بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے تھا۔ اور اسطرح خیر امۃ کی عدم قابلیت اور نا اہلیت پر مُہر کر رہے تھے۔ مگر حضرتؑ نے اس دھبہ کو خیر امۃ سے اتار دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ اگر موسیٰؑ کے خادم نعمت نبوۃ سے سرفراز کئے جا سکتے ہیں تو آنحضرتؐ کے خدام بھی اس نعمت سے محروم نہیں رکھے گئے۔ بلکہ وہ تو بلا واسطہ منصب نبوۃ حاصل کرتے تھے۔ مگر اب آنحضرتؐ کے فیضان سے یہ منصب عطا کیا جاتا ہے۔

امر سوم کے متعلق اتنی عرض ہے۔ کہ جو چندہ سلسلہ کے اغراض و مقاصد پر خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ ہم غیر احمدیوں سے لینا حرام سمجھتے ہیں۔ ہمنے اب تک نہ لیا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ لینے کا ارادہ ہے۔ ہاں بعض فہیم اور اہل الرائے غیر احمدی دوستوں اور احمدیوں کی متحدہ ایک انجمن ترقی اسلام کے نام سے قادیان میں عرصہ سے بنی ہوئی ہے۔ جس کی غرض صرف یہ ہے کہ جاہل مسلمانوں کو ارتداد سے بچایا جائے۔ اور مسلمانوں کی اقتصادی اور تمدنی اصلاح کیجائے۔ اسکے لئے غیر احمدیوں سے بھی چندہ لیا جاتا ہے۔ اور اس چندہ سے جو کام کیا گیا ہے۔ اس کی دوست و دشمن نے تعریف کی ہے۔ مگر ۱۷ر جون کے جلسہ کو اس چندے سے وابستہ قرار دینا اور یہ خیال کرنا کہ اس لئے یہ جلسے کرائے گئے ہیں سرتا پا غلط اور محض بدظنی ہے۔

امر چہارم کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اسی امر کا نام اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنا ہے کہ اسلام پر حملہ ہوتے دیکھ کر سر بکف ہو کر میدان میں کود پڑے۔ اور زر و مال و قوت سے اس کا دفعیہ کرے۔ تو یہ کفر آپ کے اس اسلام سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ کہ اسلام پر حملہ ہوتے اور اس پر دشمنوں کے تیر برستے دیکھ کر آپ ٹس سے مس تک نہیں ہوتے۔ اور اگر کوئی اور اس کام کیلئے کھڑا ہو تو اس کی راہ میں بھی روڑے اٹکاتے ہو:۔

(خاکسار عبدالاحد اتوی مولوی فاضل قادیان)

لہ:۔ قادیان کے غیر احمدیوں کے سرکردہ لیڈر جنہیں لوہار بچے "گرو جی" کے نام سے یاد کیا کرتے ہیں۔ وہ رات دن آنشبازی جیسی مکروہ کام میں گذارتے ہیں۔ شاید اسی بناء پر اپنے آپکو ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ٹھیراتے ہیں۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکرٹری جمعیۃ "احرار المسلمین" سے چار مطالبات

(۱) آپنے انجمن مذکور کے اغراض و مقاصد میں ایک غرض "اشاعت اسلام" رکھی ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ آپ کے پاس کونسے ایسے عالم ہیں جو اشاعت اسلام کا کام کریں گے۔ یا گدھوں کی اینٹیں کتابوں کا کام دینگی؟

(۲) ایک غرض آپ نے "اصلاح رسوم" رکھی ہے۔ مگر کیا آتشبازی بنانا اور بیچنا شرعاً ناجائز نہیں؟ اگر ناجائز ہے۔ تو کیا پہلے آپ اپنے ممبروں کو اس فعل حرام سے روک کر ان کا آب و دانہ بند کرینگے یا نہیں؟

(۳) ایک غرض آپنے یہ رکھی ہے کہ "جمیع اہل اسلام بالعموم اور قادیان کے مسلمانوں کی بالخصوص آئینی و تمدنی ترقی کے لئے ہر جائز سعی کو عمل میں لانا" آپ بتائیں۔ کہ آپ میں کون سے ایسے وجود ہیں۔ جو اس کام کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یا محض مشتبہ سیویاں اور آتشبازی بنانے سے ترقی مقصود ہے۔ کہ مسلمان کثرت سے مشتبہ سیویاں اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں خرید کر مزے سے بچے دار سیویاں کھائیں۔ اور اپنی کمائی آگ میں جلائیں۔ تو متمدن بن جائیں گے۔

(۴) سکرٹری اور ممبروں کے نام شائع کریں۔ تاکہ آپ کی شخصیتوں کے اظہار سے پبلک کو دھوکہ نہ لگے۔

(خاکسار۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان)

درخواست

:- اہل قلم احباب مخالفین سلسلہ کی موجودہ اعتراضات وغیرہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور انکے معقول اور مدلل شائستگی کیساتھ جواب لکھکر فاروق میں اشاعت کیلئے بھیجتے رہیں تاکہ اس جہاد میں وہ شامل ہو کر خدا سے ثواب عظیم کے مستحق ہوں۔ (ایڈیٹر)

یہ گمان مت کر کہ تیری بدگمانی ہی معاف قرض ہے واپس ملے گا تجھکو یہ سارا اُدھار

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ۱۲ جولائی کو ایک خط لکھا تھا جس کا جواب حضور نے ۱۶ جولائی کو مرحمت فرمایا ہے۔ دونوں خطوں کی نقل حسب الارشاد حضرت اقدس بغرض اشاعت و اعلان درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا عریضہ بحضور امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:- بعض مخالف اخبارات حضور کی ذات ستودہ صفات اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خلاف غلط اور بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔ اور ہماری طرف سے ان کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ کہ شاید اس طرح تحریک اتحاد کو کچھ نقصان پہنچے۔ لیکن اب اخبارات کا رویہ ہمارے خلاف اس حد تک ہو گیا ہے۔ کہ اگر اُن کے الزامات کی تردید نہ کی گئی۔ تو سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے حضور اجازت مرحمت فرمائیں۔ کہ ایسے الزامات اور جگر سوز تحریروں کا معقولیت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ والسلام۔ (خادم فتح محمد سیال ۱۲/۷/۲۸)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جواب بنام ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:- میں بھی آپ سے متفق ہوں۔ کہ ہماری خاموشی سے سلسلہ کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اور باوجود بار بار توجہ دلانے کے کہ ہم صرف اسلام کی خاطر خاموش ہیں۔ اُنہوں نے نصیحت حاصل نہیں کی۔ اور بعض ذاتی بغض پر اسلام کے فوائد کو قربان کر دیا ہے۔ اب یہ ذاتی عداوت ایسے رنگ اختیار کر رہی ہے۔ کہ اس کا نقصان اسلام اور مسلمانوں کو پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اور وہ تحریک اتحاد جسے میں نے بصد کوشش جاری کیا تھا۔ اس سے متاثر ہونے کے خطرہ میں ہے۔ پس اسلام اور مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس امر کی اجازت دیتا ہوں۔ اور یادلی خواستہ دیتا ہوں کہ صاحبان جرائد اور مصنفین سلسلہ کو اجازت دیجائے۔ کہ وہ ایسے اعتراضات کے جواب دیدیا کریں۔ جن کا اسلام یا سلسلہ کے کاموں پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ لیکن سخت الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیا کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ذاتیات کی بحثوں میں نہ پڑا کریں۔ کہ ان بحثوں میں پڑنے سے فساد کے بند ہونے کا احتمال بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو توفیق عطاء فرمائے۔ کہ اپنی قلموں اور زبانوں کو ایسے رنگ میں استعمال کر سکیں۔ کہ ہماری تقریر و تحریر اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو اپنی ذات کی بڑائی کا خیال ہم لوگوں کے دلوں کے پاس بھی نہ پھٹکے۔ اللھم آمین۔ اس دعاء کے ساتھ میں اس فیصلہ کا اعلان کرنے کی آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ ۱۶/۷/۲۸

خاکسار

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

شکایت

:- فاروق کے جن خریداران نے باوجود بار بار اطلاع پانے کے فاروق کے وی پی واپس کر دیئے تھے۔ انکے نام دوبارہ ایکماہ بعد وی پی کئے گئے تو افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ انہوں نے پھر واپس کر دیئے۔ اور دو مرتبہ کی وی پی کا نقصان فاروق کو دیا۔ اسلئے التماس ہے کہ وہ دوست براہ مہربانی اپنے ذمہ کا چندہ معہ ۱ر زائد خرچ ڈاک وی پی واپس شدہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷ر جون کے جلسے اور پیغام بلڈنگ میں آگ

ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے۔ ایک وہ ہیں۔ کہ کیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ۔ خدا کی شان وہ سوسائٹیاں جو اپنے وجود کو اسلام سے وابستہ سمجھتی ہیں۔ اور اس بات کی مدعی ہیں۔ کہ دنیا میں افضل ترین انسان اور افضل ترین وجود سیدنا محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ اس پاک وجود پر بعض نادانوں نے طرح طرح کے بیجا الزام لگا کر آپ کی پاکیزہ زندگی کو پبلک کے سامنے گھنونی صورت میں پیش کیا۔ تو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ اس حسن و احسان اور طہارت کے مجسم پتلے کو اس کی اصلی شکل میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔ تا جو لوگ حقیقت حال سے ناواقف ہیں۔ ان پر حقیقت منکشف ہو جائے۔

اندریں حالات مناسب تھا۔ کہ جو اس پاک وجود سے حقیقی محبت کا مدعی تھا۔ اور جس کے قلب میں آنحضرت صلعم کی محبت جاگزیں تھی۔ وہ سب سے پہلے اس مبارک کام کے لئے آگے بڑھتا۔ مگر جائے تعجب ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس بات کے مدعی تھے۔ کہ محض انہیں کا آنحضرت صلعم سے تعلق ہے۔ اور کسی کا نہیں۔ اس وقت خاموش رہے۔ اور وہ لوگ جو ان کے زعم میں دائرہ اسلام سے بھی خارج تھے۔ وہ آگے بڑھے اور ہزاروں روپیہ اور قیمتی اوقات خرچ کر کے انہوں نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور ایک ہی وقت میں ہندوستان بھر کے کونے کونے میں اس پاک انسان کی پاکیزہ زندگی آپ کے بنی نوع انسان پر احسانات اور آپ کی قربانیاں بیان کی گئیں۔ اور اسلام کے ہیرو کی پاکیزہ لائف مخالف و موافق کے ذہن نشین کرائی گئی۔

یہ قصور اور جرم ہے جو جماعت احمدیہ قادیان نے کیا۔ اور جس کی بنا پر خصوصیت سے پیغام بلڈنگ کے مکین جل رہے ہیں۔ اور اس کام کو طعنہ کے رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ پیغام صلح مجریہ ۱۳ر جولائی ۱۹۲۸ء میں صہ ۳ کالم ۳ پر لکھا ہے "۱۷ر جون کے جلسوں سے مقدسین قادیان کی بہت سی سنہری روپہلی امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ پوری ہونگی یا نہیں" لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اس کا کوئی جواب نہیں۔ بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ تمنے یہ کس طرح معلوم کر لیا۔ یا حق کی مخالفت اور آتش حسد سے ان بعض الظن اثم والی آیت ہی بھول گئے۔

اس کے آگے اخبار مذکور لکھتا ہے "ہمارے جدت طراز معاصر نے دنیا کو دھوکہ دینے یا لوگوں پر اپنی جماعت کا رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈھب نکالا۔ کہ ایک ایک جلسہ کا ذکر کئی کئی بار کیا ہے" میرے خیال میں یا جناب کا دماغ ہی اپریشن کے قابل ہے۔ یا لوگوں کو آپ اس قابل نہیں سمجھتے۔ کہ وہ ایک جلسہ کی رپورٹ تین مرتبہ سنکر رعب میں آجائینگے۔ یا دھوکہ کھا جائینگے۔ جن افراد کے آرگن کا ایڈیٹر ایسی قابلیت کا انسان ہو۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ باقی حضرات بھی ماشاء اللہ چشم بد دور ایسے ہی عقل کے پتلے اور ہمہ خانہ آفتاب است کے مصداق ہونگے بہرحال میں اسکے متعلق اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ قرآن مجید نے جو آپکی اس تحریر کا جواب دیا ہے۔ وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل موتوا بغیظکم کہ تو انہیں کہدے کہ غصے میں مرتے رہو۔ اگر ہم اس جرم کے مرتکب ہیں۔ کہ کیوں ہمنے آنحضرتؐ کی پاکیزہ زندگی پبلک کے سامنے پیش کی اور تمہاری طرح آنحضرتؐ کی ہتک ہوتی دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا تو ہم خود اس جرم کا اقبال کرتے ہیں ؎ بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ؎ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم ؎ (عبدالاحد مولوی فاضل)

(رضاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہو کر دفتر فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع کیا)

ریاست دکن میں ہندو عہدیدار

اعلیحضرت حضور نظام دکن پر ہندو تنگدلی اور تعصب کا الزام بطور فرض کے لگایا کرتے ہیں۔ اور ان کی حکومت اور ذات کے خلاف ایک زہریلے پروپیگنڈے میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ذرا ریاست کے عہدوں کا جایزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ ہندوؤں کو حکومت نظام حیدرآباد میں کس قدر دخل ہے :-

صدارت عظمیٰ کے عہدہ پر اسوقت مہاراجہ سرکشن پرشاد صاحب فائز ہیں۔

علاقہ مصرفہ خاص کی صدر المہامی پر رائے مرلی دہر صاحب راجہ فتح نواز جنگ متمکن ہیں ؎ نظامت عطیات کی خدمت رائے مرلی دہر کے صاحبزادے رائے جگ موہن لال بی اے کے سپرد ہے۔ ہائی کورٹ کی رکنیت سرکار عالی پر مسٹر گرراؤ جی وکیل مامور ہیں۔

سمت تلنگانہ کی خدمات مسٹر داراب جی یا یو جی چنیائی انجام دے رہے ہیں ؎ مسٹر نارائن راؤ معتمد مال کو خدمت اول تعلقداری ضلع کریم نگر عطا ہوئی ہے۔

سول سرجن کے اعلیٰ عہدے ڈاکٹر بلنا۔ ڈاکٹر کورے والے ڈاکٹر ہارڈ نیکر اور ڈاکٹر سوریا نارائن کو تفویض ہیں۔

نائب صدر محاسب کا عہدہ حال میں رائے شنکر پرشاد کو دیا گیا ہے ؎ مسٹر ونکٹ راما ریڈی اندرون و بیرون بلدہ کے کوتوال ہیں ؎ کمشنر کروڑ گیری کا عہدہ رستم جی فریدون جی کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح بے شمار عہدے پر ہندو اور پارسی فائز ہیں۔ اگر ہمارے ہندو دوستوں کے نزدیک واقعات کچھ بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور صداقت بھی کسی شئے کا نام ہے۔ تو ان کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ ایسی بے تعصبی کی مثال ہندوستان کی کوئی ہندو ریاست نہیں پیش کر سکتی۔ اس کے مقابلہ میں کشمیر کی حالت کا ملاحظہ کیا جائے۔ کہ وہاں ایک بھی مسلمان کسی بڑے عہدے پر دکھائی نہیں دیتا۔ (پیسہ)